باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

۲۹/۱/۱۱ھ
۱۹ ــــــ ھ

کیافرماتے ہیں علماء کرام مسائل مندرجہ ذیل کے بارے میں ۔ ۸۰/۲۸۳-۲۸۵ نورالایضاح

① صلوٰۃ الاوابین کونسی نماز ہے؟ سنا ہے کہ نماز چاشت کا ہی نام اوابین ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر مغرب کے بعد والے نوافل کا کیا نام ہے؟

② مسجد میں مسافر اور معتکف کیلئے سونے کی گنجائش ہے
عند الزیادۃ اگر کوئی مسجد میں نفلی اعتکاف کی نیت سے سوجائے یا کھانا کھائے حتی کہ جو بھی خارج ہو جائے تو بھی گنجائش ہے۔
آپ مسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔

③ پانچ نمازوں کی فرضیت سے قبل کونسی نمازیں راجح قول کے مطابق پڑھی جاتی تھی؟

محمد ارشد ڈسکوی
۱۵ محرم ۱۴۲۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجواب حامداً ومصلیاً۔

۱۔ صلوۃ الاوابین مغرب کے بعد چھ رکعت نفل نماز کا نام ہے۔ اور چاشت کی نماز کا نام صلاۃ الضحیٰ ہے۔

۲۔ معتکف کے سوا کسی اور کیلئے مسجد میں سونا اور کھانا کھانا مکروہ ہے۔ چاہے وہ اعتکاف نفلی یا واجب ہو۔ البتہ اگر کوئی مسافر مسجد میں سونا یا کھانا کھانا چاہے تو اس کے لئے اعتکاف کی نیت کرنی چاہیے۔

۳۔ پانچ نمازوں کی فرضیت سے قبل صلاۃ اللیل پڑھی جاتی تھی۔

۱۔ (وبعد المغرب ستا)..... وقد ورد فی القیام بعد المغرب فضل کثیر وقیل ھی ناشئۃ اللیل وتسمی صلاۃ الاوابین
(الاختیار، کتاب الصلاۃ، ۱/۹۱، قدیمی)
(ومثلہ فی الدر، ۲/۵۴۷، دار المعرفۃ)

وفی البحر: واما ست بعد المغرب فلما روی ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال (من صلی بعد المغرب

Scanned by CamScanner

ست ركعات كتب من الاوابين)) و تلا قوله تعالى ﴿فإنه كان للاوابين غفورا﴾ [الاسراء: ٢٥]..... و لم يذكر المصنف من المندوبات صلاة الضحى.. وقيل مستحبة لما في صحيح مسلم عن عائشة أنه عليه السلام كان يصلي الضحى اربع..... ولم أر بيان أول وقتها وآخره .... وهو أنه من ارتفاع الشمس الى زوالها كما لا يخفى (كتاب الصلاة، ٢/٩٩، رشيدية) (ومثله في الهندية، كتاب الصلاة، ١/١١٢، رشيدية)

٢ - واعلم: أنه كما لا يكره الأكل و نحوه في الاعتكاف الواجب فكذلك في التطوع كما في اهية جامع الفتاوى، و نصه: ويكره النوم و الأكل في المسجد لغير المعتكف و إذا أراد ذلك ينبغي أن ينوي الاعتكاف (الشامية، كتاب الصوم ٣/٥٠٦، دار المعرفة) (وكذا في البحر، كتاب الصوم، ٢/٥٣٠، رشيدية)

٣ - ﴿يا أيها المزمل قم الليل إلا قليلا﴾ [سورة المزمل: ١،٢]

وفي احكام القرآن للتهانوي: قوله تعالى: ﴿يا أيها المزمل قم الليل إلا قليلا﴾ روى زرارة بن أوفى عن سعد بن هشام قال: قلت: لعائشة: أنبئيني عن قيام رسول الله صلى الله عليه وسلم، قالت: ألست تقرأ هذه السورة ﴿يا أيها المزمل قم الليل إلا قليلا﴾؟ قلت بلى! فإن الله افترض القيام في أول هذه السورة، فقام النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه حتى انتفخت اقدامهم، و أمسك الله تعالى خاتمتها اثنى عشر شهرا، ثم أنزل التخفيف في آخر السورة، فصار قيام الليل تطوعا بعد فريضة، و قال ابن عباس: ((لما نزلت أول المزمل كانوا يقومون نحو قيامهم في شهر رمضان حتى نزل آخرها نحو سنة)) (٥/٩٤، ٩٥، ادارة القرآن)

(ومثله في احكام القرآن للجصاص ٤/١٠١، قديمي) (وكذا في روح المعاني، ١٢/٢٩، دار احياء التراث العربي)

فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: نور الدين

المتخصص في الفقه الاسلامي

بالجامعة الفاروقية كراتشي

١٦/١/١٤٢٩ هـ

الجواب صحيح

١٩/١/١٤٢٩ هـ

Scanned by CamScanner